تصانیف حضرت مدنیؒ ......ایک تعارف

مولانا مدثر جمال تونسوی

اللہ رب العزت جس انداز سے کسی کو نوازنا چاہیں خوب نوازتے ہیں۔ بعض عظیم المرتبت اور عبقری شخصیات کو علم و عمل، معرفت وحکمت اور جہد مسلسل وسعی پیہم کی جامعیت اور مقام قطبیت سے نواز کر قوموں اور نسلوں کی ہدایت ورانشگی کی راہیں کھول دیتے ہیں۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ کی زندگی کی محنت کا اصل میدان کردار وعمل رہا ہے۔ حضرت مدنیؒ نے تمام زندگی قلم سے زیادہ اپنے کردار اور عملی جدوجہد کے نقوش صفحاتِ تاریخ پر ثبت فرمائے ہیں۔ حضرت مدنیؒ کے درس وتدریس، مجاہدات اور آزادی وطن وغلبہ اسلام ومسلمین کے لئے کی جانے والی جفا کشانہ وپیہم جدوجہد، آرام وسکون کے لئے بمشکل چند گھنٹے فراہم کرتی تھی، ان حالات میں تصنیف وتالیف جس کے لئے فراغتِ وقت اور یکسوئی قلب ضروری چیز ہے، کی طرف کماحقہ کیسے توجہ کی جاسکتی تھی، اس لئے حضرت مدنیؒ نے تصانیف کا کوئی وسیع ذخیرہ نہیں چھوڑا، لیکن جو کچھ چھوڑا ہے، اسے اگرچہ وسیع نہیں کہہ سکتے مگر عظیم اور وقیع القدر ضرورت ہے۔ حضرت مدنیؒ نے تمام تالیفات انتہائی ضرورت کی حالت میں تحریر فرمائیں، لیکن جب لکھا تو اس موضوع کا ایسا حق ادا کیا جس سے ہر تشنہ گام بآسانی اپنی پیاس بجھا سکتا ہے۔

حضرت مدنیؒ نے اپنی مشہور کتاب ''نقش حیات'' جو ایک آپ بیتی ہونے کے ساتھ ساتھ تحریکات آزادئ ہند کی انتہائی مستند تاریخ ہے، کے علاوہ دیگر تصنیفات اور رشحاتِ قلم یادگار چھوڑے ہیں، جن میں دستیاب تصانیف درج ذیل ہیں:

☆......الشہاب الثاقب......☆......اسیر مالٹا......☆......متحدہ قومیت اور اسلام......☆......ایمان وعمل......

☆......مودودی دستور کی حقیقت......☆......سلاسل طیبہ......☆......مکتوبات شیخ الاسلام......☆خطبات صدارت

الشہاب الثاقب......: اس کتاب کا پورا نام ''الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب'' ہے۔ یہ کتاب حضرت شیخ الاسلامؒ کی پہلی تصنیف ہے اور آپؒ نے یہ کتاب قیام مدینہ منورہ کے دوران تحریر فرمائی۔ پس منظر اس کتاب کی تالیف

وتصنیف کا یہ ہے کہ جب ہندوستان کے ایک عالم مولوی احمد رضا خان صاحب نے اکابر علماء دیوبند مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ اور مولانا اشرف علی تھانویؒ و دیگر چند اکابر اہلسنت والجماعت کی کتابوں سے عبارتیں ان کے سیاق وسباق سے الگ کر کے اور انہیں اس طرح توڑ موڑ کر اخذ کیا اور ان سے اپنے مطلب کے معانی اخذ کر کے علماء حرمین کے سامنے پیش کیا، غرض یہ تھی کہ (معاذ اللہ) ان حضرت کے ایسے کفریہ عقائد ہیں، لہٰذا آپ ان کے کفر کا فتویٰ دے دیجئے۔ چونکہ عرب، ہندوستان کے علماء سے زیادہ واقف نہ تھے، اس لئے انہوں نے سوالات ہی کو سامنے رکھ کر جواب دے دیا اور ان میں بھی اکثر جوابات اس شرط کے ساتھ مشروط تھے کہ اگر واقعی یہ عقائد انہی کے ہیں، جن کی طرف منسوب کئے گئے ہیں، تب وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں، ورنہ نہیں، مولوی احمد رضا خان صاحب نے انتہائی چالاکی اور رازداری سے یہ فتاوی حاصل کئے اور بعد میں انہیں ''حسام الحرمین'' کے نام سے شائع کر دیا۔ حضرت شیخ الاسلام کو جب یہ صورت حال معلوم ہوئی تو انہوں نے علماء حرمین سے رابطہ کیا اور انہیں اصل صورت حال سے آگاہ کیا۔ علماء حرمین حضرت شیخ الاسلامؒ سے خوب واقف تھے، بلکہ بعض اعیان وعلماء حرمین کے صاحبزادے حضرت شیخ الاسلامؒ کے شاگرد بھی تھے۔ جب انہیں یہ صورتحال معلوم ہوئی تو وہ بہت پریشان ہوئے کہ ہمارے ساتھ اتنا بڑا دھوکہ کیا گیا۔ اس لئے علماء حرمین نے اپنے اس فتوی سے رجوع کر لیا اور بعض نے کہا کہ ہم نے مشروط فتویٰ دیا ہے، اس لئے اب وہ فتویٰ ان صاحب کے لئے کارگر نہیں ہے۔ غرض اس خوفناک سازش کی صورت میں حضرت شیخ الاسلامؒ نے مسلکِ حق، مسلک دیوبند اہلسنّت والجماعت کی حمایت ونصرت اور اظہار حقیقت احوال واقعیہ کے لئے ایک تفصیلی کتاب بنام ''الشھاب الثاقب علی المسترق الکاذب'' تحریر فرمائی۔ اس کا سب سے عمدہ اور حامل افادیت ایڈیشن ''دارالکتاب لاہور'' سے شائع ہوا۔

اسیر مالٹا......: یہ حضرت مدنیؒ کی دوسری کتاب ہے اور یہ اس وقت لکھی گئی جب آپ کا قلم اور آپ جوان تھے۔ اس لئے اس کتاب میں وہ تمام خوبیاں جمع ہیں جو ایک نوجوان عالم، صاحب عزم وہمت اور پرجوش داعی کی دعوت یقین ومحکم کی تحریر میں ہونی چاہئیں۔ اس کتاب میں حضرت شیخ الاسلام نے اپنے ہر دلعزیز اور محبوب استاذ شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندیؒ کی فداکارانہ اور مجاہدانہ زندگی کا ایک ایک گوشہ نمایاں کیا ہے۔ حضرت مولانا عبدالرشیدؒ اس کتاب کے تعارف اور انداز نگارش پر روشنی ڈالتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

''اس کتاب کے شروع کے چند اوراق میں بہت دلکش اور پسندیدہ اسلوب اختیار کیا گیا ہے......اس کے لفظ لفظ سے خلوص ٹپکتا ہے......اس کے نقطے نقطے میں احساسات کی دبی ہوئی چنگاریاں اور اس کی آنچ محسوس ہوتی ہے، لیکن ساتھ ہی غور وفکر کی دعوت، صبر واستقلال کا درس، یقین محکم اور عمل پیہم کی تلقین، تشکیل سیرت اور تعمیر حیات کا ایمانی پہلو بھی ہے......اس کے بعد مولانا کا قلم حالات وکوائف اور تجربات

ومشاہدات کی اتھاہ گہرائیوں میں بہت احتیاط کے ساتھ اتر گیا ہے اور مولانا محمود حسن صاحبؒ کی روانگی حجاز سے لے کر اسارت مالٹا اور ہندوستان کی واپسی تک تسلسل سے واقعات کی ایسی تصویر کھینچ دی گئی ہے کہ ہندوستان، عرب ممالک، ترکی کی مظلومیت اور اتحادیوں کے روباہی کرشمے اور ظالمانہ رویے کھل کر سامنے آگئے ہیں۔"

نقش حیات......: حضرت مدنیؒ کی تصنیفات میں یہ کتاب اپنے حجم اور اہمیت وافادیت وشہرت میں سب سے بڑھی ہوئی ہے۔ دو جلدوں پر مشتمل یہ کتاب سات سو صفحات پر پھیلی ہوئی ہے۔ پاکستان میں مختلف بڑے بڑے اشاعتی اداروں نے اس کو شائع کیا اور اپنی پہلی اشاعت سے آج تک اس کی مقبولیت، مرجعیت اور نافعیت اسی طرح مسلم اور افادیت کی حامل ہے۔ اب تک کی اشاعتوں میں سب سے اچھا اور عمدہ طباعت سے مزین ایڈیشن "مجلس یادگار شیخ الاسلام کراچی" کا شائع کردہ ہے۔ حضرت مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ اس کتاب کی تالیف کا سبب بتاتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

"۱۹۴۴ء میں جب آپؒ نینی جیل میں قید و بند کی زندگی بسر کر رہے تھے، تو بعض مخلص خدام اور بے تکلف احباب نے آپؒ سے سوانح حیات قلمبند کرنے کی درخواست کی......اول اول آپؒ نے انکار کیا لیکن آخر کار جب عرض وگزارش نے اصرار پیہم کی شکل اختیار کر لی، تب مجبور ہو کر قلم اٹھایا۔"

کتاب میں حضرت شیخ الاسلام کا اسلوب نگارش بہت ہی سنجیدہ، نہایت جامع اور بہت ہی پاکیزہ ہے۔ کتاب میں انگریزی اور اردو کی کتابوں کے حوالہ جات بھی بکثرت پیش فرمائے ہیں۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت شیخ الاسلام کو حدیث، تفسیر، فقہ وغیرہ علوم دینیہ کے علاوہ فن تاریخ پر بھی پورا عبور ہے۔

پہلی جلد میں اپنے حالات کے علاوہ انتہائی تفصیل و وضاحت سے اس بات کا جواب دیا گیا ہے کہ حضرت شیخ الہند اور دیگر قدسی صفات بزرگوں نے راحت و آرام، درس و تدریس، تعلیم وتربیت، تزکیہ نفس، تالیف وتصنیف، تفسیر وافتاء وغیرہ کے مقدس مشاغل سے دست کش ہو کر میدان جہاد وسیاست میں کیوں قدم رکھا اور ہر قسم کے خوف کو پس پشت ڈال کر ظالم ودشمن حکومت انگلشیہ کے بالمقابل صف آراء ہوئے۔

دوسری جلد میں......تحریک شیخ الہند کے مخفی گوشوں کی نقاب کشائی کی گئی ہے اور ساتھ ساتھ تحریک کے رجال کار، حکومت موقتہ کے قیام، افغانستان وحجاز کے انقلابات، تحریک شیخ الہند المعروف ریشمی رومال کی ناکامی کے اسباب اور اسارت مالٹا وغیرہ کے حالات وکوائف اس جامعیت وترتیب اور مؤثر اسلوب سے درج کئے گئے ہیں جو آج بھی ایک دینی تحریک کے کارکن کیلئے رہنما ہیں اور ہر دینی تحریک کے کارکن کے لئے اس کا مطالعہ کرنا انتہائی ضروری اور مفید ہے۔

متحدہ قومیت اور اسلام......: غالباً یہ حضرت شیخ الاسلامؒ کی آخری تصنیف ہے۔ اس کتاب کے پس منظر کو جاننے سے

پہلے اس کے موضوع اور حضرت مدنیؒ کو جاننے کے لئے اسی کتاب میں تحریر کردہ یہ عبارت پڑھیے:

''ہماری مراد متحدہ قومیت سے اس جگہ وہی متحدہ قومیت ہے جس کی بنیاد جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ میں ڈالی تھی۔ یعنی ہندوستان کے باشندے خواہ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں، بحیثیت ہندوستانی اور متحد الوطن ہونے کے ایک قوم ہوجائیں اور اس پردیسی قوم سے جو کہ وطنی اور مشترک مفاد سے محروم کرتی ہوئی سب کو فنا کررہی ہے، جنگ کرکے اپنے حقوق کو حاصل کریں اور اس ظالم اور بے رحم قوت کو نکال کر غلامی کی زنجیروں کو توڑ پھوڑ ڈالیں۔''

حضرت شیخ الاسلامؒ کا یہ مقالہ کس پس منظر میں لکھا گیا ہے، اس کو بتلانے کی حاجت نہیں۔

اس کتاب کو ''جمعیت پبلی کیشنز لاہور'' نے شائع کیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ تاریخ کے ہر طالب علم اور حضرت مدنیؒ کے ''نظریہ قومیت'' کی حقیقت اور شرعی حیثیت جاننے کی خواہش رکھنے والے کے لئے یہ ایک انتہائی مستند اور قابل قدر تحقیق ہے۔ حضرت مدنیؒ نے اس مقالے میں اپنے نظریہ کو صرف سیاسیات پر مبنی نہیں رکھا بلکہ اس کے بہت سے شرعی دلائل بھی پیش فرمائے ہیں۔ تفصیل جاننے کے لئے قارئین اصل کتاب کا مطالعہ فرمائیں۔

مکتوبات شیخ الاسلام......: ''مکتوبات شیخ الاسلام'' چار جلدوں پر مشتمل ہیں، ان سب کو تلاش کرکے یکجا کرنا ایک اہم اور دقت طلب کام تھا، جسے حضرت شیخ الاسلام کے معتقد و معتمد مولانا نجم الدین اصلاحی صاحبؒ نے مرتب فرمایا ہے اور یہ چاروں جلدیں ''مکتبہ رشیدیہ، کراچی'' سے عرصہ دراز ہوا شائع ہوچکی ہیں۔ ان مکتوبات کے مطالعہ کرنے سے اور اس کے موضوعات و مخاطبین کو دیکھنے سے، حضرت شیخ الاسلامؒ کی ''جامعیت'' روز روشن کی طرح آشکارا ہوجاتی ہے۔ مکتوبات میں فقہ و تفسیر، تعلیم و تربیت، تصوف و طریقت اور سیاسیات ہر موضوع پر جچی تلی، مبصرانہ اور ناقدانہ ہر پہلو سے گفتگو کی گئی ہے۔ مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ تحریر فرماتے ہیں:

''حال و قال والے حضرات ہوں یا براہین و استدلال والے، طالبان مسائل ہوں یا عاشقان دلائل، سب ہی کے لئے اس مختصر مگر جامع ذخیرہ میں سامان سیرابی موجود ہے۔ (حضرت قاری صاحبؒ نے جب یہ تحریر لکھی تھی، اس وقت تک سارے مکتوبات جمع نہیں ہوئے تھے، اس لئے اس مجموعہ کو ''مختصر'' کہا ہے) ان جامع ہدایات سے اگر ایک طرف طریقت و معرفت کے مسائل حل ہوتے ہیں تو دوسری طرف شریعت کے حکمیات پر بھی روشنی پڑتی ہے اور جہاں شریعت و طریقت کے مقامات کھلتے ہیں، وہیں سیاست و ادارات اور قومی معاملات کے دقائق بھی واشگاف ہوتے ہیں۔ غرضیکہ بیک وقت شریعت و طریقت اور سیاست کے دقیق اور حیات بخش نکتے اس طرح زیب قرطاس ہوگئے ہیں کہ ایک جویائے حقیقت و معرفت، ایک متلاشی احوال طریقت اور طلب گار شریعت و سیاست کو یکساں شفا اور سکون روح

کا سامان بہم پہنچا سکتے ہیں۔‘‘

یہ ایک حقیقت ہے کہ مکتوبات مجدد الف ثانیؒ کی طرح ’’مکتوبات شیخ الاسلامؒ‘‘ کی حیثیت بھی بہت بلند ہے۔ یہ مکتوبات رشد و ہدایات کے بے بہا موتی ہیں۔ کاش دیوبند سے نسبت رکھنے والے اور طلبہ مدارس دینیہ ان کی طرف کما حقہ توجہ فرمائیں۔ تاکہ اکابر کی زندگی کے مختلف گوشوں کا پہچاننا اور ان پر چلنا آسان ہو۔

مکاتیب کی ایک اہم خاصیت یہ ہوتی ہے کہ وہ شخصیت کے آئینہ دار ہوتے ہیں، جس کی شخصیت معلوم کرنی ہو، اس کے خطوط دیکھے جائیں۔ خطوط کے آئینہ میں شخصیت کی تصویر اپنے اصلی خدوخال میں صاف جلوہ گر نظر آتی ہے۔ مکتوبات شیخ الاسلامؒ کے مطالعے کے بعد ہر شخص مولاناؒ کی شخصیت سے متعارف ہو جائے گا اور اسے یہ اعتراف کرنا پڑے گا کہ حضرت شیخ الاسلامؒ عظمت، پاکیزگی اور علو ہمتی کے اعلیٰ مقام پر فائز ہیں۔ (بیس بڑے مسلمان)۔ انہی مکتوبات سے پھر دو دیگر مجموعے مرتب کیے گئے ہیں:

(۱)...... ’’معارف وحقائق‘‘ حضرت مدنیؒ کے داماد مولانا سید رشید الدین حمیدی صاحب مہتمم جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مراد آباد نے تصوف وسلوک، فقہ، تحقیقات علمیہ، عملیات، اذکار وادعیہ، تعبیر الرویا، تاریخ، سیاسیات اور دیگر متفرق موضوعات پر حضرت کے رشحات قلم کا حسین انتخاب کر کے معارف وحقائق کے نام سے گلدستہ مرتب کیا۔ یہ مجموعہ ’’اسلامی کتب خانہ، کراچی‘‘ سے شائع ہو چکا ہے۔

(۲)...... دوسرا مجموعہ خاص فقہی موضوع کو سامنے رکھ کر حضرت مدنیؒ کے نواسے مولانا مفتی محمد سلمان منصور پوری نے ’’فتاوی شیخ الاسلامؒ‘‘ کے نام سے مرتب کر کے شائع کیا ہے۔ پاکستان میں ’’المیزان، لاہور‘‘ نے اسے شائع کیا ہے۔

سلاسل طیبہ...... یہ ایک مختصر سا کتابچہ ہے، مشہور اشاعتی ادارے ’’ادارۂ اسلامیات، لاہور‘‘ نے شائع کیا ہے۔ اس کا موضوع عنوان ہی سے ظاہر ہے۔ ہمارے اکابر الحمد للہ چاروں سلاسل طریقت کے حامل تھے، حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ، قادری، سہروردی، چشتی، نقشبندی چاروں نسبتوں کے امین تھے اور پھر انہی کے دو عظیم خلفاء حجۃ الاسلام حضرت نانوتویؒ، ابوحنیفۂ عصر حضرت گنگوہیؒ سے یہ چاروں نسبتیں آگے منتقل ہوتی ہوئی حضرت مدنیؒ کو حاصل ہوئیں۔ اس کتابچے میں حضرت نے صوفیاء کے ان چاروں طریقوں کے اوراد واشغال اور ان کے منظوم شجروں کو طالبین وسالکین کی آسانی ورہنمائی کے لئے یکجا کر دیا ہے۔

خطبات صدارت......: حضرت شیخ الاسلامؒ نے ہندوستان میں بہت سے دینی وسیاسی جلسوں کی صدارت فرمائی اور ہر جگہ آپؒ نے مسلمانوں کی ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے جس موضوع کو مناسب سمجھا، اس حوالے سے ان کی رہنمائی فرمائی اور بغیر کسی ملامت گر کی ملامت کا خوف کیے قرآن وسنت کی روشنی میں جس بات کو حق جانا اس کا برملا اظہار کیا۔ آپؒ کے خطبات حق وصداقت، ہمدردی وخیر خواہی، عزم ویقین اور دعوت جہد وعمل کے جواہر گراں بہا سے

لبریز ہوتے تھے۔ یہ خطبات عزیمت و استقامت اور مسلمانوں کی صحیح رہنمائی کے لئے واضح اور دوٹوک موقف کے روشن میناروں سے مزین و آراستہ ہیں۔ ان خطبات میں جہاں دوستوں کو بیش از بیش خیر خواہانہ مشوروں اور راہ عمل سے متعارف کرایا گیا ہے، وہیں حقیقی دشمن کی عیاری و مکاری اور چالاکی اور بد باطنی کے مکروہ چہرے کے نقاب کو الٹا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ انگریز نے کس طرح ملت اسلامیہ کو تاراج کیا اور ''لڑاؤ اور حکومت کرو'' کی پالیسی میں وہ کیسے کامیاب رہا اور اندریں حالات مسلمانوں کا آزادی وطن اور غلامی سے نجات کے لئے کیا لائحہ عمل ہونا چاہئے۔ غرض یہ خطبات انتہائی اہمیت و وقعت کے حامل ہیں، اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے، حضرت مولانا عبدالحمید سواتی صاحب نور اللہ مرقدہ کو جنہوں نے بڑی محنت ولگن سے یہ خطبات حاصل کئے اور انہیں اپنے اشاعتی ادارے ''ادارہ نشر واشاعت نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ'' سے شائع کر کے مشتاقان نسبت مدنیؒ کے آرام دل و جان کا سامان بہم کیا۔ یہ خطبات اگرچہ حضرتؒ کی تصنیف نہیں لیکن حضرتؒ ہی کے الفاظ کو تحریر کا جامہ پہنایا گیا ہے، اس لئے ان کو بھی حضرت کے مآثر علمیہ میں شامل کر لیا گیا ہے۔

(۱)...... مودودی دستور کی حقیقت...... (۲)...... ایمان وعمل......: یہ دونوں کتابیں جناب ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کی مسلک اہلسنّت الجماعت سے بعض منحرفانہ تحریروں کے جواب اور اصلاح احوال کے لئے لکھی گئی ہیں۔ مودودی دستور کی ایک شق ''جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کو معیار حق نہ جانے'' کی خطرناکی و گمراہی سے آگاہ کرنے اور ''معیار حق'' کے مسئلے پر بڑی وضاحت کے ساتھ مسلک اہلسنّت والجماعت کی حقیقی ترجمانی کے لئے ''مودودی دستور کی حقیقت'' نامی کتابچہ تحریر فرمایا۔

اسی طرح مولانا مودودی کی بہت سی تحریرات میں واضح طور پر مرتکب کبیرہ کے حوالے سے ایسی عبارات ملتی ہیں جو انہیں معتزلہ وخوارج کی صف میں لا کھڑا کرتی ہیں، حضرت مدنیؒ نے اپنی کتاب ''ایمان وعمل'' میں اسی موضوع پر روشنی ڈالی ہے اور ایمان وعمل کا آپس میں کیا اور کس نوعیت کا تعلق ہے، اس پر مسلک اہلسنّت والجماعت کی صحیح ترجمانی فرمائی ہے۔ ''ایمان وعمل'' نامی یہ مختصر سا کتابچہ جو کم وبیش ایک سو صفحات پر مشتمل ہے۔ ''بزم غلام غوث ہزارویؒ، گوجرانوالہ'' سے کافی عرصہ قبل شائع ہوا تھا، نامعلوم اب بھی دستیاب ہے یا نہیں۔

اکابر کے دنیا سے چلے جانے کے بعد فکر قاسمی و مدنی کے حاملین کے لئے ضروری ہے کہ اپنے آپ کو صحیح طور پر اکابر سے وابستہ رکھنے کی یہ ایک بہت مفید اور مؤثر صورت ہے کہ ان کے مآثر علمیہ سے بھرپور استفادہ کیا جائے اور ساتھ ہی انہیں محفوظ بھی رکھا جائے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے:

احب الصالحین ولست منهم　　　　لعل الله یرزقنی صلاحاً

☆......☆......☆